مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سید احمد سعید کاظمی

مرکزی مجلس رضا لاہور

مقصودِ کائنات

تقریر

علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی مدظلہ

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور نمبر ۵۵

بانیٔ مجلس حکیم اہلِ سُنّت حکیم محمّد مُوسٰی امرتسری

کتاب	مقصودِ کائنات
تقریر	علامہ سید احمد سعید کاظمی مدظلہٗ
مرتبہ	خلیل احمد رانا
کتابت	ابو نعیم
پروف ریڈنگ	حافظ عبدالستار سعیدی
مطبع	حمایت اسلام پریس لاہور
سن اشاعت	شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء
تعداد	بار اوّل پانچ ہزار (۵۰۰۰)
ناشر	مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ)، لاہور
ہدیہ	دعائے خیر

بذریعہ ڈاک منگوانے کا پتا

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶ لاہور

بیرون جات کے حضرات ۶۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

ضیغمِ اسلام علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی مدظلہٗ نے یہ تقریر ۶ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ / ۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۳ بجے بعد از نماز جمعہ دار العلوم جامعہ سعیدیہ کوسن روڈ ملتان کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست کے عظیم اجتماع میں فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم حضرات!

یہ ربیع الاول کا نورانی مہینہ، وہ مقدس مہینہ ہے جس میں سیدالطیبین و الطاہرین، سیدالمرسلین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم اس دُنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

اے ماہِ ربیع الاول تیری عظمتوں کو سلام تیرے دامن میں اللہ کے محبوب کی ولادتِ باسعادت کے جلوے نظر آ رہے ہیں جو مؤمنین کے دلوں کو روشن کر رہے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت نے حقائق کائنات کو منور کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نُور ہیں اور اس نُور نے تمام عالم کو نُورٌ علیٰ نُور کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:-

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ———— یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے کا ذکر ہے۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا

اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں سے رسول کو بھیجا ————

قد جآء کم من اللہ نورٌ وکتاب مبین

تمہارے پاس نُور آیا اور روشن کتاب آئی۔ ————

یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا

اے پیارے نبی! ہم نے آپکو شاہد بنا کر بھیجا۔

قرآن پاک کے عنوانات کو دیکھیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے، بھیجے جانے، مبعوث ہونے، جلوہ گر ہونے کے لئے کیسے کیسے عنوانات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائے ہیں۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا :-

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین ۔ ــــــــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ تمام کائنات کے لیے رحمت ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لیے ہدایت بن کر تشریف لائے اور قرآن نے صاف کہا :-

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ۔

میرے دوستو اور عزیزو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا عنوان جب ذہن میں آتا ہے تو تین چیزیں اپنے ساتھ لاتا ہے۔

(۱) خلقت محمدی

(۲) ولادت محمدی

(۳) بعثت محمدی

خلقت سے مراد ہے ساری کائنات سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا۔ زبان نبوت نے فرمایا!

اول ما خلق اللہ نوری۔ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہوا :-

یا جابر اول ما خلق اللہ نور نبیک (روح المعانی)

اے جابر جو چیز اللہ نے سب سے پہلے پیدا کی وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

حضرت امام مجدد الف ثانی سیدی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات شریف میں ایک حدیث نقل کی ہے اس کے الفاظ ہیں :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت من نور اللہ ــــــ حضور صلی اللہ علیہ

نے فرمایا میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔

یہ ہمارا عقیدہ ہے، ہمارا مسلک ہے، ہمارا مذہب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انا اولھم خلقا۔ میں سب سے پہلے پیدا ہوا ہوں واخرھم بعثا اور سب نبیوں کے بعد آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولیت کا ذکر اور مقامات پر بھی فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے:۔

کنت نبیا و آدم بین الماء والطین یعنی میں نبی تھا جب آدم مٹی اور پانی میں تھے۔" ایک اور مضمون اسی حدیث کا ترمذی شریف میں بروایت حسن، امام ترمذی نے روایت کیا ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد فرمایا میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام ابھی جسد اور روح میں تھے۔ یعنی ان کی روح ان کے جسم میں داخل نہیں ہوئی تھی اس وقت بھی میں نبی تھا۔

بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کی روح ان کے بدن میں نہیں پڑی تھی تو میں اللہ کے علم میں نبی تھا۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ خدا کے بندو! کیا اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اللہ کے علم میں تھے اور کوئی نبی اللہ کے علم میں نہیں تھا؟ بھائی یہ کیا تماشہ ہے۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب نبی اللہ کے علم میں تھے تو پھر حدیث کا کیا مطلب ہوا؟ اس لئے محققین نے صاف کہا کہ "کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد" کا مفہوم یہ ہے کہ میں مسند نبوت پر جلوہ گر تھا اور ارواح انبیاء علیہم السلام کو نبوت کا فیض عطا فرمارہا تھا۔

ہمارا مسلک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبدء کائنات ہیں، حضور مخزن کائنات ہیں، حضور منشا کائنات ہیں اور مجھے کہنے دیجئے کہ حضور مقصود کائنات ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے:۔ لولاک لما خلقت الدنیا" یعنی اے پیارے

حبیب تو نہ ہوتا تو میں دُنیا کو نہ بناتا ۔ ایک حدیث میں آیا ہے ۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی میرے نبی اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا " اور تفسیر حُسینی میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے ۔ لولاک لما اظہرت الربوبیہ پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا ۔

اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ احادیث ضعیف ہیں ، یہ نہیں کہتے کہ ہمارا عقیدہ ضعیف ہے ۔ اور میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّل ہونے کا مضمون قرآن سے سمجھتا ہوں ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں صاف فرمایا ہے ۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین ؕ

پیارے حبیب ہم نے آپکو نہیں بھیجا مگر سارے عالموں کے لئے رحم کرنیوالا بناکر "

اب بتلایئے کہ سارے عالموں میں سوائے اللہ کے سب کچھ شامل ہے یا نہیں ؟

ہم سے جو پہلے تھے وہ بھی العالمین میں شامل ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے وہ بھی العلمین میں شامل ہیں اور اب جو موجود ہیں وہ بھی العالمین میں شامل ہیں تو بتایئے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے رحمت کرنے والے ہیں کہ نہیں ؟ ہیں اور ضرور ہیں ۔

رحمت مصدر ہے اور راحم کے معنی میں ہے ۔ صاحب روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی نے وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ۔

وما ارسلنک الا راحما للعالمین ؕ

یعنی اے پیارے حبیب ہم نے آپکو نہیں بھیجا ۔ مگر سارے عالموں کے لیے رحم کرنے والا بناکر "

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ سارے عالموں میں اللہ کے سوا سب کچھ شامل ہے کہ نہیں ، زمین بھی ، آسمان بھی ، فرش بھی ، عرش بھی ، ملک بھی ، فلک بھی ، تمام جواہر بھی ، اعراض بھی ، عناصر بھی ، تمام عالم اجسام ، تمام عالم ارواح ، موالید ثلاثہ ، عالم خلق —— عالم امر ، عالم تحت ، عالم فوق ، کل کائنات ، العالمین میں داخل ہے ۔ اور اللہ فرماتا ہے ۔

میرے پیارے میں نے آپ کو سارے عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

میرے پیارے دوستو، اور عزیزو! یہ بات ہمارے سامنے قرآن کی آیت میں ہے کہ آپ سارے عالموں کے لیے رحمت ہیں اور رحمت مصدر ہے، اور فاعل کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی آپ سارے عالموں کے لیے راحم ہیں، جو سارے عالموں کے لیے رحمت کرنے والے ہو۔ تو ایمان سے کہنا کہ سارے عالموں کی حاجت ان کے دامن سے وابستہ ہوگی کہ نہیں، بے شک ہوگی۔

صاحبِ رُوح المعانی نے عارفین کا ایک قول نقل کیا ہے اور یہ بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اصل ہیں اور العالمین فرع، اصل جڑ کو کہتے ہیں اور فرع شاخ کو۔

اب یہ بتایئے کہ جڑ نہ ہو کیا شاخیں باقی رہیں گی؟ اگر درخت کی جڑ سوکھ جائے، تو کیا شاخیں ہری رہیں گی؟ یقیناً نہیں۔ ارے درخت کی جڑ سے تو سارا کام ہوتا ہے، جڑ تنے کو غذا پہنچاتی ہے اور جڑ کی پہنچائی ہوئی غذا تنے سے موٹی شاخوں میں پہنچتی ہے اور پھر چھوٹی چھوٹی شاخوں میں پہنچتی ہے پھر پتوں میں پہنچتی ہے اور پھر پھولوں اور پھلوں میں پہنچتی ہے، تو معلوم ہوا کہ سارا تنا اس جڑ کا محتاج ہے اور شاخیں اس جڑ کی محتاج ہیں اور ہر پتہ اور ہر پھول اور پھل اس کا محتاج ہے۔ جب تک اس جڑ کا فیض جاری ہے تو شاخیں ہری ہیں اور اگر جڑ کا فیض ختم ہو جائے تو شاخیں بھی سوکھ جائیں گی۔ جس طرح جڑ کو شاخوں کے ساتھ طبعاً رحمت کا جذبہ دیا پایا جاتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں العالمین کے ہر ذرّے کے لیے رحمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے ذرّے ذرّے کے لئے اصل ہیں، اور اس کائنات کا ہر ذرّہ ہر فرد اور ہر گُل جو ہمیں نظر آتا ہے اور جو ہمیں نظر نہیں آتا خواہ وہ زمین کے اوپر ہے خواہ زمین کے نیچے ہے، وہ ہواؤں میں ہے وہ فضاؤں میں ہے وہ خلاؤں میں ہے، وہ دریاؤں میں ہے، وہ پہاڑوں میں ہے وہ کہیں ہے زمین میں ہے آسمان میں ہے تحت میں ہے، فوق میں ہے جہاں بھی کوئی ذرّہ ہے، مُصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی جڑ کے لیے شاخ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اسی طرح کائنات کے ہر ذرّے کو پہنچ رہا ہے، جیسے جڑ کا فیض شاخ کے ہر جزو کو پہنچ رہا ہے۔

اب یہ بتائیے کہ جڑ پہلے ہوگی یا شاخ، یقیناً جڑ پہلے ہوگی۔ تو یوں کہیے کہ شئیں تو العالمین ہے اور جڑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہوئے اور العالمین بعد میں۔ اب آپ یہ بتائیں کہ شاخ کو جڑ کی حاجت ہے کہ نہیں؟ یقیناً ہے، تو یوں کہیے کہ ساری کائنات کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت ہے۔ اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس کی حاجت ہو وہ پہلے ہوتا ہے اور حاجت والا بعد کو ہوتا ہے۔ تمام کائنات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہیں اور حاجت والی کائنات ہے، اس لیے کائنات بعد میں ہوئی۔

میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں تو کائنات زندہ نہیں رہ سکتی۔

؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

یہ کیا تصور ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے (نعوذ باللہ) ارے وہ مر گئے تو ہم کیسے زندہ رہ گئے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ پاور ہاؤس میں تو بجلی ہے نہیں مگر میرے گھر کے تمام بلب روشن ہیں، کیا آپ اس کی بات کو مان لیں گے؟ یقیناً نہیں۔ اے خُدا کے بندے پاور ہاؤس میں تو بجلی ہے نہیں تو تیرے گھر کے بلب کیسے روشن ہیں؟ یہ تو ہو سکتا ہے کہ پاور ہاؤس میں بجلی موجود ہو اور تیرے گھر میں اندھیرا ہو۔ اس لیے کہ تو نے فٹنگ نہ کرائی ہو۔ اور شاید فٹنگ بھی کرائی ہو تو کنکشن نہ لیا ہو اور ممکن ہے کنکشن بھی لیا ہو تو ابھی بلب نہ لگایا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بلب بھی لگا ہو مگر فیوز ہی اُڑ گیا ہو۔ معلوم ہوا کہ اگر پاور ہاؤس میں بجلی ہو تو تیرے گھر اندھیرا ہو سکتا ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ پاور ہاؤس میں تو بجلی نہ ہو اور تیرے گھر میں روشنی ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں اور ہم مردہ ہو جائیں، لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مردہ ہوں اور ہم

زندہ رہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں، حضور مخزنِ حیات ہیں، منبع حیات ہیں، معدنِ حیات ہیں اور ساری کائنات کے لئے بنیاد ہیں اور بنیاد کے بغیر کوئی شئے زندہ نہیں رہ سکتی۔

یہاں شاید کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی بھی پیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر چلتے تھے، ہوا میں سانس لیتے تھے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان ساری چیزوں کی حاجت ہوئی۔ اگر ہمیں حاجت ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حاجت ہوئی۔ اگر کوئی اپنے ذہن میں یہ تصور رکھتا ہے تو معراج کی رات کا تصور قائم کرے۔ اگر زمین ہمارے پاؤں تلے نہ ہو تو ہم کیسے ٹھہریں گے، ہوا نہ ہو تو ہم سانس کہاں لیں گے، پانی نہ ہو تو ہماری زندگی کیسے برقرار رہے گی۔ لیکن جب معراج کی رات آئی تو مسئلہ حل ہوگیا، کیا ہوا، ایمان سے کہنا زمین نیچے رہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اوپر چلے گئے تم زمین چھوڑ کر ذرا اوپر جا کر دکھاؤ، تو پتہ چلے۔ معراج کی رات یہ مسئلہ حل ہوگیا اور بتادیا کہ دیکھ لو زمین نیچے ہے، مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ہیں، اگر وہ اس کے محتاج ہوتے تو اس کے بغیر کیسے رہ گئے، سمجھ لو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے محتاج نہیں ہیں اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے تو ایمان سے کہنا کہ پانی نیچے رہا کہ نہیں رہا۔ آگ نیچے رہی، ہوا نیچے رہی۔ پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ آگ کے محتاج تھے نہ پانی کے محتاج تھے، نہ ہوا کے محتاج تھے اور نہ زمین کے محتاج تھے۔

شاید کوئی یہ گمان کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے محتاج ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پیارے پہلے آسمان کو چھوڑ کر دوسرے پر آجا تو آسمان کا بھی محتاج نہیں ہے اور شاید کوئی یہ سمجھتا کہ دوسرے کے محتاج ہیں۔ اللہ نے فرمایا پیارے حبیب دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے پر آجا کر لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ دوسرے کا بھی محتاج نہیں ہے، پھر چوتھے پر بلایا، پانچویں، چھٹے، اور ساتویں پر بلایا، پھر عرش پر بلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عرش پر پہنچے تو شاید لوگ یہ سمجھتے کہ یہ عرش کے محتاج ہیں۔ اللہ نے فرمایا پیارے عرش کو نیچے چھوڑ دے تو اوپر چلا آ۔

اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو میں ایک بات کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں گئے جہاں نہ مکان تھا نہ لامکان۔ کیا مطلب ہوا، مکان نیچے رہا، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چلے لامکان نیچے رہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہوئے۔ معلوم ہوا کہ جو کسی کا محتاج ہو وہ اس کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ زمین کے محتاج ہیں نہ آسمان کے، نہ وہ مکان کے محتاج ہیں نہ لامکان کے محتاج ہیں، ارے وہ تو ساری کائنات میں کسی کے محتاج نہیں، کائنات ان کی محتاج ہے وہ تو فقط خالق کائنات کے محتاج ہیں۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہو گیا کہ جو کسی کا محتاج ہو وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ پرندہ ہوا کا محتاج ہے اور مچھلی پانی کی محتاج ہے۔ پرندوں کو ہوا سے الگ کر دو تو پرندے ہوا کے بغیر مر جائیں گے۔ اسی طرح اگر مچھلی کو پانی سے الگ کر دو تو پانی کے بغیر مچھلی مر جائے گی۔

اگر یہ بات ہے تو شبہ یہ ہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کو چھوڑ کر لامکان پر چلے گئے بلکہ لامکان کو بھی چھوڑ کر اوپر چلے گئے۔ تو اگر یہ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج تھی تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کیسے رہ گئی؟ کیونکہ جو کسی کا محتاج ہوتا ہے وہ اس کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ حضور ہیں نہیں اور زمین ہے، حضور ہیں نہیں اور آسمان ہے، حضور ہیں نہیں اور پانی ہے۔ حضور ہیں نہیں اور آگ ہے، حضور ہیں نہیں اور ہوا ہے۔ حضور ہیں نہیں اور جواہر ہیں، حضور ہیں نہیں اور اجسام ہیں، حضور ہیں نہیں اور ارواح ہیں، حضور ہیں نہیں اور عرش ہے، حضور ہیں نہیں اور فرش ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں تو اگر حضور نہیں تو یہ کیسے رہ گئے؟

میرے دوستو، عزیزو!

میں یہی بات آپ کے ذہن میں ڈالنا چاہتا ہوں کہ ہم نے سمجھا ہی نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا؟

میرے دوستو اور عزیزو!

خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں ہیں، وہ خدا کے شریک نہیں ہیں، حضور

صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بیٹے نہیں ہیں ۔ خُدا بیٹے سے پاک ہے، خدا شریک سے پاک ہے، خدا وحدہٗ لاشریک ہے ۔ حضور نہ خُدا ہیں نہ خُدا کے شریک ہیں، ارے وہ تو خُدا کے حبیب ہیں اور خدا کے عبد مقدس ہیں ۔

اب آپ کہیں گے جب وہ عبدِ مقدس ہیں تو مخلوق ان کے بغیر کیسے رہ گئی ۔ بس یہ بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ قرآن حکیم نے ان سب مسائل کو ہمارے سامنے رکھ دیا اور فرمایا :-

یضرب اللہ الامثال للناس " یعنی اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے ۔"

اللہ کی بیان کی ہوئی مثالوں کو دیکھو اور حقائق کو سمجھو ۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے کے متعلق ارشاد فرمایا :-

وکذٰلک نُری ابراھیم ملکوت السمٰوات والارض ولیکون من الموقنین ۔ (سورہ بقرہ)

اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا :-

انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرًا ونذیرا وداعیًا الی اللہ باذنہٖ وسراجًا منیرًا ۔ (سورہ احزاب) " پیارے حبیب ہم نے آپکو شاہد بنا کر بھیجا، ہم نے آپکو مبشر بنا کر بھیجا، ہم نے آپ کو نذیر بنا کر بھیجا ہے ۔ ہم نے آپکو اپنی طرف اپنے حکم سے دعوت دینے والا بنا کر بھیجا ہے ، اور اے حبیب ہم نے آپکو سراج منیر بنا کر بھیجا "

اللہ تعالیٰ نے میرے آقا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج کس کے لیے بنایا ؟ یقیناً العٰلمین کے لیے بنایا ۔ اللہ فرماتا ہے :-

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرًا ہ

تو بھائی جیسا ماحول ہوگا سراج بھی ویسا ہی ہوگا ۔ کوئی کسی چھوٹے کمرے کا چراغ ہوگا ، کوئی کسی بڑے ہال کا چراغ ہوگا ، کوئی پورے گھر کا چراغ ہوگا ، کوئی پورے

شہر کا چراغ ہوگا اور کوئی پورے ملک کا چراغ ہوگا۔ لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری کائنات کے چراغ ہیں۔ اب بتایئے کہ چراغ ایک جگہ ہوتا ہے اس کی لو ایک جگہ ہوتی ہے لیکن اس کی روشنی کہاں تک جاتی ہے۔ اسکی روشنی چھتوں پر ہوتی ہے اس کی روشنی دیواروں پر بھی ہوتی ہے اور اسکی روشنی زمین پر بھی ہوتی ہے۔ اب یہ لو ایک جگہ ہے مگر اسکی روشنی سب جگہ ہے۔

میرے دوستو، عزیزو!

میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تو سراج منیر ہیں۔ تو سمجھ لو کہ میرے آقا فرش پر ہیں تو ان کی روشنی عرش پر جاتی ہے۔ اگر وہ مدینے کا چراغ عرش پر ہے تو اس کی روشنی فرش تک جاتی ہے۔ اگر وہ چراغ مکان میں ہے تو اسکی روشنی لامکان تک جاتی ہے۔ اور اگر وہ چراغ لامکان میں ہے تو مکان تک اس کی روشنی جارہی ہے۔ تو جہاں اسکی روشنی ہے وہاں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اور جب موجود ہیں تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ ان کے بغیر کائنات زندہ رہ سکے۔

میرے دوستو اور عزیزو!

یہ مصطفےٰ کا کمال، یہ حضور کا کمال، یہ حضور کا حسن، یہ حضور کا جمال حضور کا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا تعالےٰ کی ذات وصفات کا آئینہ ہیں۔ میں نہیں کہتا۔ اے زبان نبوت تجھ پر کروڑوں درود اور سلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأنی فقد رأی الحق۔ فرمایا جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق کو دیکھا" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری میں بھی ہے اور مسلم شریف میں بھی ہے۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا شریک نہیں مانتے، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا مثیل نہیں مانتے، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا نظیر نہیں مانتے۔ نعوذ باللہ عزوجل عما یقولون اللہ تعالےٰ نظیر سے پاک ہے، وہ مثیل سے پاک ہے، وہ شریک سے پاک ہے۔ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے شریک نہیں ہیں۔ واللہ، باللہ ثم تاللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کی ذات وصفات کا آئینہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جمالِ الوہیت کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

کی ذات میں ظاہر کیا ۔ میں حیران ہوں کہ اگر یہ شرک ہے تو پھر ساری کائنات شرک سے بھری پڑی ہے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ میں اور مجھ میں کوئی خوبی ہے تو وہ کس کی ہے ۔ میری اور تمہاری ہے یا خُدا کی دی ہوئی ہے ؟ یقیناً خدا کی عطا کردہ ہے ۔ تو جب خدا کا کمال تم میں اور مجھ میں ظاہر ہو تو کوئی شرک نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہو تو شرک ہو جائے کیا تماشہ ہے ؟

میرے دوستو اور عزیزو !

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خُدا کا جز نہیں سمجھتے ۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خُدا کے نُور سے مانتے ہو ۔ تو جتنا نُور حضور میں آیا اتنا نور خُدا میں کم ہو گیا ۔ لہٰذا تم نے حُضور کو خُدا کے نُور سے مان کر خُدا کے نُور کو ناقص کر دیا ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عزیزانِ گرامی !

دیکھئے یہ بات تو تب ہو کہ جب خُدا کا کوئی جُز ہو ۔ وہ تو جُز سے پاک ہے اور مجھے کہنے دیجئے وہ جز ہی نہیں بلکہ وہ تو کُل سے بھی پاک ہے ۔ نہ خُدا کو جُز کہہ سکتے ہیں اور نہ کُل کہہ سکتے ہیں ۔ ہاں وہ جُز کا بھی خالق ہے اور کُل کا بھی خالق ہے ۔ خود نہ جُز ہے نہ کُل ہے ۔ جُز اس لئے نہیں کہ اگر ہم خُدا کو جُز مان لیں تو ترکیب ہو گی اور جہاں ترکیب ہو گی وہاں حدوث ہو گا ، اگر حدوث ہو تو خدا تعالےٰ کا وجود ختم ہو گیا ۔ اور اگر ہم خُدا کو کُل مان لیں گے تب بھی یہی بات ہو گی ۔

کیونکہ کُل کے معنیٰ تو یہ ہیں کہ بہت سے اجزاء کو جمع کر لو اور سب کو ملا لو ۔ اجزاء کے مجموعے کا نام کُل ہوتا ہے ۔ اجزاء ہوں گے تو مجموعہ ہو گا اور اگر مجموعہ نہیں تو کُل نہیں اور اجزاء نہیں تو کُل نہیں ۔ اگر خُدا کو کُل کہو گے تو پہلے اجزاء ماننے پڑیں گے ۔ ایمان سے کہنا کہ کیا خُدا کے اجزاء ہیں ، اگر اجزاء نہیں تو مجموعہ کہاں سے آئے گا ۔ مجموعہ نہیں تو کُل کس کو کہو گے ۔ اس لئے مان لو کہ خُدا کُل نہیں ، خُدا تو ہر کل کا خالق ہے ۔ ہر کُل کو خُدا نے پیدا کیا ، خُدا جز نہیں ہے بلکہ وہ تو ہر جُز کا خالق ہے اور ہر جُز کو خُدا نے پیدا کیا ۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خُدا کا

جُز نہیں ہیں ۔
اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خُدا کے نُور سے کیسے پیدا ہو گئے، کیونکہ خُدا کا نُور تو کبھی جُز نہیں ہوا ۔

میں سمجھاتا ہوں ، دیکھئے سورج آسمان پر چمک رہا ہے، آپ نیچے زمین پر آئینہ رکھ دیں، ایمان سے کہنا کہ اس شیشے میں سورج چمکتا ہوا نظر آئے گا یا نہیں؟ اس آئینے میں روشنی اور نُور آئے گا یا نہیں؟ یقیناً آئے گا۔ اب بتائیے کہ اس میں جو روشنی ہے وہ سورج کی ہے یا نہیں؟ اب اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں جناب یہ سورج کی روشنی نہیں اگر یہ سورج کی روشنی ہے تو جتنی روشنی اس میں آئی اتنی روشنی سورج میں کم ہو جانی چاہیے ۔ کیا آپ اس بات کو مان لیں گے؟ یقیناً نہیں مانیں گے ، آپ دوسرا آئینہ رکھ دیں، تیسرا رکھ دیں، لاکھوں بلکہ کروڑوں شیشے زمین پر بچھا دیں، ہر آئینہ میں پورا سورج نظر آئے گا، مگر وہاں کوئی کمی نہیں آئے گی ۔ اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں صاحب کمی تو ہو ہی گئی ۔ تو میں اُن سے یہ پوچھتا ہوں کہ ایک دو شیشے رکھنے سے کچھ کمی ہوا اور اگر ہزاروں لاکھوں شیشے رکھ دیئے جائیں تو سورج کا بالکل صفایا ہی ہو جائے ۔ اور سورج کا سارا نُور ان آئینوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو جائے ۔ تو بھائی اگر کروڑوں شیشے بھی رکھ دیئے جائیں تو وہاں کمی نہیں آئے گی ، جب وہاں کمی نہیں آتی تو پتہ چلا کہ شیشہ جو سورج کے نیچے رکھا ہے وہ سورج کا جُز نہیں ہے ۔ اور سورج جو اس میں چمکتا ہوا نظر آ رہا ہے آپ اس شیشے کے نُور کو کیا کہیں گے ، سورج کا جُز نہیں کہہ سکتے بلکہ سورج کا جلوہ کہیں گے ، کیونکہ نہ تو اصل سورج شیشے میں آیا اور نہ ہی شیشہ سورج کا حصہ بنا بلکہ شیشہ سورج کے نُور کا مظہر بنا ۔

میرے آقا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"انا مرأۃ جمال الحق" یعنی میں تو حق کے جمال کا آئینہ ہوں" شیشے میں جو نُور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نُور ہو گا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو نُور نظر آئے گا وہ خُدا کا نُور ہو گا ۔ بس میں یہ کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جو علم نظر آیا وہ حضور کا نہیں بلکہ خدا

کا علم ہے ۔ جو قدرت حضور میں نظر آئی وہ حضور کی نہیں وہ خدا کی ہے ۔ اگر حضور میں خدا کی قدرت کا ظہور نہ ہوتا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ جبل ابوقبیس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو انگلی کا اشارہ فرمایا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ یہ حضور کی قدرت نہ تھی بلکہ خدا کی قدرت کا ظہور تھا ۔

میرے دوستو اور عزیزو !

ہمیں دین ملا تو رسول اللہ کی زبان سے ، خدا کی معرفت ملی تو رسول کی زبان سے ، قرآن ملا تو رسول کی زبان سے ، قرآن اللہ کا کلام ہے لیکن اللہ کا کلام ہونے کے باوجود وہ رسول کا کہا ہوا ہے ، میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے :-

انہ لقول رسول کریم

یعنی قرآن کلام میرا ہے قول رسول کریم کا ہے ۔"

اگر رسول کریم کہہ کر نہ بتاتے تو ہمیں کیا پتہ چلتا کہ کیا ہے ۔ لہٰذا خدا کے کلام کا جلوہ ، حضور کے کلام میں ، اللہ تعالےٰ کے علم کا جلوہ ، حضور کا علم ، اللہ تعالےٰ کی قدرت کا جلوہ ، حضور کی قدرت میں اللہ تعالےٰ کی سمع کا جلوہ ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع میں سبحان اللہ ! وہ کیسی سمع ہے ! بخاری شریف کی حدیث ہے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا ، اور فرمایا ! بلال تو وہ عمل بتا جو تو کرتا ہے ۔ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی ہے ؟ یہاں لوگوں نے کہا ، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا تو آپ حضرت بلال سے کیوں پوچھتے ، ارے یہ بات نہ تھی کیونکہ بلال نے تو ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہو ۔ جس عمل کرنے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ مرتبہ ملا اگر اس عمل کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہو تو عمل کرنے والا جنت میں کیسے جاسکتا ہے ۔ دراصل بات یہ تھی کہ بلال تم خود اپنے منہ سے کہو تاکہ اس اہمیت والے عمل کا پتہ چلے اور لوگوں کو شوق پیدا ہو ۔ یہ ایک نفسیاتی بات ہے ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے آقا تحیۃ الوضو بھی پڑھتا ہوں اور تحیۃ المسج
بھی پڑھتا ہوں۔ اب یہاں میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معرا
پر تشریف لے گئے تو کیا حضرت بلال ساتھ گئے تھے؟ یقیناً نہیں گئے تھے۔ اور جب گئے نہیں ت
وہاں تھے نہیں، اور جب تھے نہیں تو چلے بھی نہیں، اور جب چلے نہیں تو چلنے کی آواز پیدا
نہیں ہوئی اور جب آواز پیدا نہیں ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سنا؟ تو یہ کیا بات ہوئی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بلال زمین پر چل رہے تھے حضور نے وہاں ان کی آواز سن لی۔ اگر یہ
بات ہے تو یہ بھی تمہارے لئے مصیبت ہے۔ تم تو کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا رسول اللہ
مت کہو، کیونکہ آپ دُور سے نہیں سنتے۔ تو بھائی جو جنت میں رہ کر یہاں کی آواز سن لے
تو وہ یا رسول اللہ کی آواز کیسے نہیں سنیں گے۔ مگر یہاں تو زمین پر چلنے کی بات نہیں۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے بلال میں تیرے چلنے کی آواز اپنے کانوں سے سن رہا ہوں۔ بات
تو جنت میں چلنے کی ہے اور حضرت بلال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے نہیں تو یہ کیا ہو گیا؟

اب میرے ذوق کی بات ہے کوئی مانے یا نہ مانے مجھے چھوڑ دیں۔ بات یہ ہے کہ حدیث
میں آتا ہے کہ جنت میں کوئی نبی داخل نہ ہو گا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہ ہو جائیں اور کسی
نبی کی امت داخل نہ ہو گی جب تک حضور کی امت داخل نہ ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ یعنی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا میں ہوں" اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم بڑی شان سے جنت میں جائیں گے۔ حضور اپنی اونٹنی (ناقہ) پر سوار ہوں گے اور اس کی مہار
بلال کے ہاتھ میں ہو گی۔ اب ایمان سے کہنا کہ جس کے ہاتھ میں مہار ہو وہ پہلے آگے ہو گا کہ نہیں؟
یقیناً وہ آگے ہو گا۔ شاید آپ دل میں یہ سوچیں کہ ہم تو سنتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تو نبی بھی
نہیں جائیں گے، یہاں تو بلال پہلے چلے گئے۔ تو سنیئے۔ حضرت بلال پہلے نہیں گئے یہ تو مہار کی برکت ہے
مہار چھوڑ دیں پھر دیکھیں بلال کیسے جنت میں جاتے ہیں۔ حقیقت میں تو حضور ہی پہلے جا رہے ہیں، ورنہ
بلال تو حضور کے ساتھ لگ کر جا رہے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ سواری پر سوار ہوں گے، حضرت
بلال کے ہاتھ میں مہار ہو گی۔ بلال آگے آگے چلتے ہوں گے۔ جب جنت میں چلیں گے تو آواز پیدا ہو گی
تو جو آواز لاکھوں برس بعد پیدا ہو گی حضور علیہ السلام نے وہ پہلے سن لی۔ سبحان اللہ! میرے آقا آپ کی
قوتِ سمع پر لاکھوں سلام۔ وما علینا الا البلاغ

دعوت

مرکزی مجلس رضا لاہور (رجسٹرڈ) مجددِ ملت امام اہلِ سُنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دیگر اکابر اہلِ سُنّت کے مشن کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ اُس سے بخوبی متعارف ہیں۔

آپ بھی مجلس کے وسیع تر پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مجلس کے ممبر بنیں۔

فارم رُکنیّت

مجلس کے دفتر سے طلب فرمائیں۔

